نمبر ۱ | محمد افضل (قادیان دارالامان - ۲۸ رجب ۱۳۲۰ھ مطابق ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء) ایڈیٹر | جلد اول

اٹروڈکشن اور تبدیل نام

مبارکباد اے برادران! صد مبارک کہ خلیفۃ اللّٰہ فی الارض کی جس عملی تصویر کو صفحہ قرطاس پر دیکھنے کے لئے عاشقان مسیح کی دیدہ قلب ہمیشہ چشم براہ تھے اور جس سے حظ اٹھانے کے لئے دل ایک سخت اضطراب اور انتظار میں رہتے تھے اور طالبان صادق دست بدعا تھے۔ آخر کار اسقدر انتظار کے بعد خدا نے اُنکی دعاوں کو قبول کیا۔ اور ہمارے لئے ایسے اسباب مہیا کردئے اور اس امر کی ہمکو توفیق عطا کی کہ آج ہم بڑی خوشی کے ساتھ اُنکی خدمت میں یہ مژدہ پیش کرنے کے قابل ہوگئے ہیں کہ حضرت اقدس علیہ الصلواۃ والسلام کے روزانہ حالات ہفتہ وار ڈائری کی صورت میں حسب نمونہ پیش کردہ ارسال کرتے ہیں جس طریق میں اس ڈائری کو جمع کیا جاتا ہے ناظرین خود اسکا اندازہ کرسکتے ہیں ہماری کوشش کی غایت یہ ہے کہ کسی نہ کسی رنگ میں کوئی دین کی خدمت ہم سے ادا ہو اور قوم کو نفع پہونچے اور مالی منفعت کا پہلو جو کچھ مدنظر رکھا گیا ہے وہ بھی ہمارے احباب اس کے دیکھنے سے خود اندازہ کرسکتے ہیں، اور اس بات کو ہم اپنا اصول قرار دیتے ہیں کہ کافی تعداد اشاعت کی صورت میں انشاء اللّٰہ تعالیٰ تخفیف قیمت کریں گے۔ البتہ حجم کا بڑھ جانا امر دیگر ہوگا۔ ہم اس بات کے اظہار میں بھی خوشی دیکھتے ہیں کہ پرچہ نمونہ دیکھکر ہمارے مکرم بھائیوں نے اس کی قدردانی کا حق ادا کردیا ہے اور روزمرہ درخواستوں سے ہمارے حوصلہ وہمت کو بڑھا رہے ہیں اور یہ خدا کا فضل ہے کہ ہمارے تخمینہ و اندازہ سے زیادہ قدردانی ہو رہی ہے اور تشنگان دیدار کے خطوط جس محبت اور ولولہ انگیز شوق سے بھرے ہوئے الفاظ میں ہمارے پاس پہونچتے رہے ہیں اُن کے درج کرنے کیلئے انشاء اللّٰہ تعالیٰ ہم کوئی موقعہ گنجایش کا نکالیں گے۔

ایک اور خوشی کا امر یہ ہے کہ حضرت اقدس علیہ الصلواۃ والسلام نے اس کا نام بجائے القادیان کے البدر رکھدیا ہے۔ البدر ایک مبارک نام اسم بامسمّٰی ہے۔ کیونکہ وہ خود چودھویں رات کا چاند ہے یعنی بدر ہے ہم اپنے آقا و امام سے اور تمام احباب سے دعا کی درخواست کے بعد اس امر کو ضروری سمجھتے ہیں کہ سب سے پہلے اُس پاک بشر کامل جسکے اقوال و اعمال کا حال اس میں درج ہوگا اُسکی سوانح نہایت مختصر الفاظ میں ناظرین کے پیش کریں جسکو ہم اُسوہ حسنہ کے نام سے موسوم کرکے صفحہ ۲ سے شروع کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اور ہمارے احباب کو اس سے سبق حاصل کرنے اور اسپر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

اخلاقی اور لطیف نکتہ

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے مجمع تشحیذ الاذہان میں ایک دفعہ یہ جواب مضمون طلباء کو دیا گیا کہ علم اور دولت کا مقابلہ کرو۔ صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اس پر بہت غور و فکر کی اور بعض ہم مکتب اور ہم جماعتوں سے بھی بحث کی مگر جب آپکے قلب مطہر نے علم اور دولت میں سے کسی کو کافی اور یقینی طور پر بہتر ہونیکا فتویٰ نہ دیا تو آپ اپنے ابا جان امام الوقت کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے میاں بشیر احمد سے یوں مخاطب ہوئے

محمود احمد بشیر تم بتلا سکتے ہو کہ علم اچھا ہے کہ دولت۔ میاں بشیر صاحب نے ...

امام الوقت ع - بیٹا محمود توبہ کرو توبہ کرو نہ علم اچھا ہے نہ دولت خدا کا فضل اچھا ہے۔

بات یہی ہے کہ اگر خدا کا فضل ساتھ ہو تو ہر ایک نعمت دراصل نعمت ہوتی ہے ورنہ وہی زحمت بنجاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

طبی نوٹ

علاج درد شقیقہ - فرمودہ حضرت حکیم نور دین صاحب

اوّل - زنجبیل - صندل سفید - بیخ ارنڈ کوٹ کر
۱ ماشہ ۳ ماشہ ۲ ماشہ

پادل کی پیچ کے ہمراہ درد کے مقام پر لیپ کریں۔

دوم - مکھی جس کے پر اکھاڑے ہوئے ہوں۔ کالی مرچ سرسیا
دو عدد دو عدد

باریک پیس کر جسطرف درد ہو اُسطرف کے نتھنے میں نسوار لیں اور اُسی طرف کی آنکھ میں وہ بطور سرمہ کے ڈالیں۔

سوم - چھوہارے - دودھ - پانی - دودھ میں پانی ملاکر چھوہارے
۴ عدد نیم ثار یک ثار

ڈالکر نرم آنچ پر جوش دیویں جب پانی جلکر صرف دودھ رہ جاوے چھوہارے کھالیویں اور دودھ پی لیویں تین۳ چار۴ روز پینے سے دورہ رُک جاتا ہے۔

تخفیف قیمت کا ایک طریق

اگر ایک شہر یا قصبہ کے تین۳ یا تین سے زیادہ خریدار اپنے پرچہ اخبار ایک پتہ پر ایک شخص کے نام ایک پیکٹ میں منگوائیں تو اُن سے ۳ سال کے حساب سے قیمت لی جاویگی۔ لیکن اگر اُن میں سے ایک صاحب تبدیل پتہ کرنا چاہیں تو اُن کو نئے پتہ پر اخبار لینے کے واسطے آئندہ محصول ڈاک کی قیمت روانہ کرنی ہوگی۔ اور باقی دو اصحاب کو یا تو آئندہ محصول ڈاک

نوٹ بعض احباب کیطرف یہ پرچہ البدر دلپسند خاطر اور خریداری کی منظوری کے لئے روانہ کیا جاتا ہے اگر اُنکی درخواست نہ آئے تو دوسرا نمبر روانہ نہ ہوگا۔ (مینجر)

اُسوہ حسنہ

سوانح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

چونکہ خاندانی حالات کا اعادہ بار بار حضرت اقدس کی تحریروں میں ہو چکا ہے اور ہمارے احباب اس سے پورے واقف ہیں اس لئے انکو ہم اختصار کی خاطر درج نہیں کرتے۔

آپ ۱۸۳۹ء یا ۴۰ میں بمقام قادیان اسی مکان میں جہاں سکونت ہی توام پیدا ہوئے۔ آپکے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جو تھوڑے روز زندہ رہکر مرگئی۔ اس طرح انثیت کا مادہ خدا نے آپ سے بکلی الگ کردیا۔ آپکے والد ماجد کا نام مرزا غلام مرتضیٰ تھا جو ایک مشہور رئیس اور طبیب تھے۔ آپکی پیدائش سے پہلے آپکے والد صاحب نے بڑے بڑے مصائب دیکھے ایک دفعہ ہندوستان کا سفر پیادہ پا کیا۔ لیکن جب آپ پیدا ہوئے تو اُنکی تنگی کا زمانہ فراخی کی طرف بدل گیا۔ اور یہ خدا تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اُنکے مصائب کے زمانہ سے آپنے کچھ بھی حصہ نہ لیا۔ اور نہ بزرگوں کی ریاست اور ملکداری سے کچھ حصہ پایا۔ کیونکہ آپکے وقت میں اگر وہ سلسلہ بالکل ختم ہوگیا اور حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ مشابہت پوری ہوگئی اور بموجب الہام [illegible] احمد سبحان اللہ تبارک وتعالیٰ زاد مجدک ینقطع اٰباءک ویبدء منک آپکے آبا کا ذکر قطع ہوا اور آپ سے شروع ہوا۔ اور ہر روز یہ بشارت صادق ہوتی نظر آرہی ہے کہ "میں تجھے برکت دونگا اور بہت برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" جسکی نسبت حضرت اقدس نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس کے بعد مجھے سات سوار نہایت مزین اور مرصع گھوڑوں پر دکھائے جنکی صورتیں ابتک مجھکو یاد ہیں اور کہا گیا کہ یہ وہ بادشاہ ہیں۔

آپکی پرورش اپنے گاؤں میں ہی ہوئی اور جسطرح شریف مسلمانوں کی اولاد پرورش پاتی ہے آپنے بھی اسی معمول سے پرورش پائی گو آپکے فطرتی قویٰ بچپن سے اپنے جوہر ظاہر کر رہے تھے جیسے ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات۔ آپ بچوں میں کھیلنے کودنے کی طرف رغبت نہیں رکھتے تھے۔ اور ابتدا سے آپکی کھیلوں سے ایک علو اور عظمت ظاہر ہوتی تھی۔ آپ شیرینی کو بہت پسند کرتے تھے اور اب بھی شیرینی سے بیزار نہیں ہوئے۔ جس کھیل میں آپ مصروف ہوتے تھے اس میں ہی آپکو استغراق ہوتا تھا اور کبھی بیہودہ کھیلیں نہیں کھیلا کرتے تھے۔ بلکہ لکھنے پڑھنے اور سپاہیانہ طرز کی کھیلیں ہوتی تھیں۔

ساتویں برس میں آپکے پڑھانے کے لئے فضل الٰہی نام ایک بزرگ کو آپکے والد صاحب نے نوکر رکھا۔ آپنے اس سے بہت جلد قرآن شریف اور چند فارسی کی کتابیں پڑھیں۔ اور دس برس تک آپ فارسی میں اچھے خاصے صاحب مہارت ہو گئے اور قرآن بھی آپکو اچھی طرح یاد ہو گیا۔ پھر دسویں برس میں آپکے والد صاحب نے مولوی فضل احمد نامی ایک عربی خوان آپکی تربیت کے لئے مقرر کیا۔ صرف نحو کو آپنے ان سے پڑھا۔ آپ کی طالبعلمی کا زمانہ بھی عجیب تھا آپ اپنے پڑھنے لکھنے میں ایسے محو ہوتے تھے کہ جہان کی کوئی خبر نہ رہتی تھی اور ابتدار سے ہی عموماً ٹہل کر پڑھا کرتے تھے۔ اور کہتے ہیں کہ جس مکان میں آپ سبق یاد کیا کرتے آپ اُسپر اسقدر چلا کرتے تھے کہ اس کی مٹی نیچی ہو جایا کرتی تھی۔

پھر جب آپ سترہ برس کے ہوئے تو آپکے والد صاحب نے ایک مولوی گل علیشاہ کو پڑھانے کے لئے مقرر کیا اس سے آپنے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا۔ اور بعض طبابت کی کتابیں آپنے اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔ اور ان دنوں میں آپکو کتابیں دیکھنے کیطرف اسقدر توجہ تھی کہ گویا آپ دنیا میں نہیں تھے۔ آپکے والد صاحب ہمدردی سے بارہا یہی ہدایت کیا کرتے تھے کہ کتابوں کا مطالعہ کم کرنا چاہیئے کیونکہ وہ ڈرتے تھے کہ صحت میں فرق نہ آجاوے اور نیز انکا یہ بھی مطلب تھا کہ آپ اس شغل سے الگ ہوکر انکے غموم و ہموم میں شریک ہو جائیں آخر ایسا ہی ہوا۔ آپکے والد صاحب اپنے بعض آباء اجداد کے دیہات کو دوبارہ لینے کیلئے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کر رہے تھے انہوں نے انہی مقدمات میں آپ کو بھی لگا دیا اور ایک زمانہ دراز تک آپکے گرامی اوقات اُن ہی مقامات میں صرف ہوئے۔ اور اسکے ساتھ آپکے والد صاحب نے آپ کو زمینداری امور کی نگرانی میں بھی لگا دیا۔ لیکن خدا نے آپکو اس طبیعت اور فطرت پر پیدا ہی نہیں کیا تھا۔ صرف والد صاحب کے حکم کی بجا آوری کے لئے ان مخصوص وقت عزیز کو ضائع کرنا گوارا کیا تھا۔ کیونکہ شرف نفس ذی اکرام والد پر مجبور کیا ہوا تھا۔ آپ پر والد صاحب ناراض بھی ہوتے تھے کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ عام دنیاداروں کی طرح اُن ذرائع سے کام کریں جو دوسرے زمیندار اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے کرنا اپنا معمول سمجھتے ہیں۔ مگر آپ ان تمام بیہودگیوں سے پاک رہتے تھے۔ ویسے والد صاحب کو آپ بہت عزیز بھی تھے اور وہ آپ پر بہت مہربانی کیا کرتے تھے۔ مگر وہ چاہتے تھے کہ دنیاداروں کی طرح آپکو بھی اُن جیسا بنادیں اور آپکی طبیعت اس طریق سے سخت بیزار تھی چنانچہ ایک دفعہ ایک کمشنر صاحب نے قادیان آنا چاہا آپکے والد صاحب نے باربار آپ کو کہا کہ انکی پیشوائی کے لئے دو تین کوس جانا چاہیئے مگر آپکی طبیعت نے نہایت کراہت کی اور آپ اسوقت بیمار بھی تھے اس لئے جا نہ سکے یہ امر بھی انکی ناراضگی کا موجب ہوا۔ وہ چاہتے تھے کہ دنیاوی امور میں آپ ہر دم غرق رہیں جو آپ سے ہو نہیں سکتا تھا۔ مگر تاہم آپنے نیک نیتی سے نہ تیاگ کے لئے بلکہ محض ثواب اطاعت حاصل کرنے کے لئے اپنے والد صاحب کی خدمت میں اپنے تئیں محو کر دیا تھا۔ اور وہ دلی یقین سے آپ کو بر بالوالدین جانتے تھے۔ آپکی حالت آپ کے والد صاحب محسوس کرتے اور اسپر اپنی حالت کو دیکھکر حسرت کرتے تھے۔ ایسا ہی اُنکے زیر سایہ ہونیکے ایام میں چند سال تک آپکی عمر کراہت طبع کے ساتھ انگریزی ملازمت میں بسر ہوئی۔ مگر آخر آپکی جدائی کو والد صاحب نے گوارا نہ کیا اور ملازمت سے سبکدوش ہوکر آپ اُنکی خدمت میں آگئے۔ اس عرصہ ملازمت میں آپکو معلوم ہو گیا کہ نوکری پیشہ لوگ بہت گندی زندگی بسر کرتے ہیں اور بہت کم لوگ ہیں جو عبادات الٰہی بجا لاتے ہیں اور حصول زر کے ناجائز ذرایعہ سے پرہیز کرتے ہیں والد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر اگرچہ آپکو زمینداری کے کام سر انجام دینے پڑتے مگر اکثر حصہ اوقات آپکا تدبر قرآن اور تفاسیر اور احادیث کے مطالعہ میں گذرتا۔ آپکے والد صاحب مقدمات زمینداری میں ناکامیاں حاصل کرنیکے باعث اکثر مغموم اور محزون رہتے مگر اُنکے حالات کو دیکھکر آپ پر دنیوی کدورتوں کے بد نتائج منکشف ہوتے اور آپ اُنسے عجیب عجیب سبق حاصل کرکے ایک پاک تبدیلی اپنے نفس میں کرتے جاتے۔ آپکے والد صاحب کو آخری عمر میں جو حسرت و غم دنیوی خرخشوں سے پہونچا اُسنے آپکے دل پر ایک دردناک اثر ڈالکر ثابت کر دیا کہ جو دنیا کا طالب ہوگا آخر اسی حسرت کو ہمراہ لے جاویگا آپکی عمر ۳۴ یا ۳۵ سال کی ہوگی جب آپکے والد کا انتقال ہوا اور آپکو خواب میں بتلایا گیا کہ انتقال کا وقت قریب ہے آپ اُسوقت لاہور میں تھے بذریعہ اس خواب کے خبر پاکر جھٹ قادیان تشریف لائے۔ آپکے والد صاحب کی قبض روح سے تھوڑی دیر پیشتر آپکو اُنکی موت کی اطلاع دیگئی اور الہام ہوا والسماء والطارق یعنی آج تمہارا والد غروب آفتاب کے بعد فوت ہو جاوے گا۔ پھر جب تقاضائے بشریت کیوجہ سے آپکو اُن ابتلاؤں کا خیال آیا جو ایسے حادثوں پر پیش آیا کرتے ہیں تو دوسرا الہام یہ ہوا الیس اللہ بکاف عبدہ یعنی کیا خدا اپنے بندہ کو کافی نہیں ہے۔ جس سے آپکو ایک بڑی سکینت اور اطمینان حاصل ہوا اور آپکی زندگی میں یہ پہلا دن تھا کہ آپنے بذریعہ خدا کے الہام کے ایسی رحمت کا نشان دیکھا آپنے اُس الہام کو نگینہ میں کھدوا کر انگشتری بنائی۔ والد صاحب کی وفات کے بعد بڑے زور شور سے مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کا سلسلہ آپکے ساتھ شروع ہوا۔ یہ سب عنایات ایزدی خدا کے فضل سے تھیں ورنہ حضرت فرمایا کرتے ہیں کہ میں بیان نہیں کرسکتا کہ میرا کونسا عمل تھا کہ جسکا یہ ثمرہ ہے کہ اپنے اندر خدا تعالیٰ کیطرف وفاداری کے ساتھ دل کی

ایک بڑی کشش محسوس کرتا ہوں۔

آپنے زمانہ حال کے صوفیوں کی طرح مجاہدات شدیدہ میں اپنے نفس کو نہیں ڈالا اور نہ کوئی چلہ گوشہ گزینی کا التزام سے کیا اور نہ ہی خلاف سُنت کوئی عمل رہبانیت کیا۔

ایک دفعہ ایک بزرگ نے خواب میں آپکو یہ کہا کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے اس سے اس بات کی طرف اشارہ تہا کہ اس سنت اہل بیت رسالت کو بجالاویں سو آپنے کچھہ مُدت تک اس کا التزام مخفی طور پر اس طرح سے کیا کہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگوا کر ہمیشہ مقرر کردہ یتیم بچوں کو تقسیم کردیا کرتے اور خود روزہ رکھتے صرف ایک وقت کھانا کہاتے پھر آپنے بتدریج کھانے کو کم کرنا شروع کیا یہاں تک کہ دن رات میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتے اور پھر آہستہ آہستہ چند تولہ روٹی پر آگئے اور آٹھہ نو ماہ تک ایسا ہی کرتے رہے اور بفضل خدا ہر ایک آفت سے محفوظ رہے۔ اور اس زمانہ میں آپنے عجیب عجیب مکاشفات دیکھے اور گذشتہ نبیوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔

لیکن آپ ہر ایک کو یہ صلاح نہیں دیتے کہ ایسا التزام کیا جاوے کیونکہ آپنے یہ کام اپنی مرضی سے نہیں کیا اور حضرت اقدس ہر ایک کو اس سے پرہیز کی نصیحت فرماتے ہیں بجز اُس شخص کے جسکو خدا کی طرف سے کوئی الہام ہو اور شریعت حقہ اسلام سے منافی نہ ہو۔

اس طریق سے آپنے جسمانی سختی کشی کا حصہ لیا اور پھر اسکو علی الدوام بجالانا چھوڑ دیا۔ مگر چونکہ ابھی روحانی سختی کشی کا حصہ باقی تھا سو وہ قوم کے مولویوں کی بدزبانی اور تحقیر اور توہین اور تکفیر اور دوسرے جہلاء کے دشنام دہی اور دل آزاری سے مل گیا۔

جب چودھویں صدی کا ظہور ہوا تو خدا تعالےٰ نے الہام کے ذریعہ سے آپ کو اطلاع دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے اور یہ الہام آپ کو ہوا **الرحمٰن علم القرآن لتنذر قوماً ما انذر اٰباءھم ولتستبین سبیل المجرمین قل انی امرت وانا اول المومنین۔**

سب سے اول آپنے کتاب براہین احمدیہ تصنیف کی جسمیں تمام ملل موجودہ کی تردید ہے اور اُس میں ایک اشتہار انعامی دس ہزار روپیہ کا آپنے اُن تمام مخالفین اسلام کے لئے رکھا ہے کہ جو حسب پابندی شرائط مندرجہ اشتہار اُس کتاب کے دلائل کو توڑ کر دکھلاویں۔ اس کتاب کے زمانہ تک اس ملک کے اکثر علماء آپکے دعوائے مجددیت کی تصدیق کرتے تھے اور مولوی **محمد حسین** صاحب بٹالوی نے بڑے خلوص سے اس کتاب کا **ریویو** لکھا اور آپکے درجہ کمالیت راستبازی اور پاک باطنی اور خدا رسیدگی اور ہمدرد اسلام ہونے کو انشراح صدر سے قبول اور تسلیم کیا ہے

اور براہین کے لفظ لفظ کی تصدیق کی ہے حالانکہ مولوی صاحب کو معلوم تہا کہ اُسی براہین میں خدا نے آپ کا نام **مسیح موعود** رکھا ہے۔ اس دعوے سے پہلے آپکا چودہویں صدی کا مجدد ہونا عالم لوگوں میں مشہور تھا اور اکثر علماء مطیع اور مصدق تھے مگر دعوے **مسیحیت** کے وقت عجیب طور کا شور علماء میں پھیلا اور مولویوں نے عوام کو انواع اقسام کی خیانت سے دہوکہ دیا۔ اور بعض نے تکفیر کے استفتاء طیار کئے اور مسلمانوں اور دوسری قوموں نے اس قدر گالیاں دیں کہ کسی دوسرے کی سوانح میں نہیں ملتیں۔ یہاں تک کہ صرف وہ خطوط جو اس قسم کی گالیاں اور بدزبانی سے مملو ہیں جو بذریعہ ڈاک مختلف لوگوں کی دستخطی پہونچے ہوئے ہیں اس قدر ہیں کہ اُنسے ایک چبوترہ قریب ۳ فٹ مکعب کا بن سکتا ہے۔ اور آثار نبویہ کی اس پیشگوئی کو اُنہوں نے خود پورا کیا "**کہ آنے والے امام موعود کی تکفیر ہوگی**"۔ آخران فتنہ انگیزیوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ گھر گھر میں عداوت پڑگئی۔ مسلمانوں کا ایک گروہ آپ کے ساتھہ ہوگیا اور دن بدن یہ گروہ ترقی کر رہا ہے۔ چنانچہ آج اس گروہ کی تعداد تخمیناً ڈیڑہ لاکھہ کے قریب ہوگئی ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے اسباب بنا رہا ہے کہ عنقریب دنیا دیکھیگی کہ اغلب تعداد دنیا میں اسی گروہ کی ہے۔ اور خدا تعالےٰ انکے مقاصد دینی میں انکے ساتھ ہوگا اور انکو ہر طرح سے بہرہ مند کرے گا اور یہ ستاروں کیطرح دنیا میں پھیل جائینگے ابھی تو تخم ریزی کے طور پر پشاور سے لیکر بمبئی اور کلکتہ اور حیدر آباد دکن اور بعض دیار عرب اور عراق اور افغانستان وغیرہ تک پھیلے ہیں اور اس گروہ میں ہر طبقے کے ذی عزت اور ذی ثروت اور غربا اور اُمراء شامل ہیں۔ اور ابھی وہ وقت آنے والا ہے کہ جب یہ الہام پورا ہوگا کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈہیں گے" اور اللہ تعالیٰ فی فوق العادت ترقی دیکر اُن لوگوں کا اس طرف رجوع کر دیا ہے جو درحقیقت پارسا طبع اور خدا ترس اور نوع انسان سے ہمدردی کرنیوالے اور اسلام کی ترقی کے لئے بدل وجان کوشش کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی عظمت کو دل میں بٹھانے والے اور عقلمند اور ذی فہم اور اولوالعزم اور خدا اور رسول سے سچی محبت رکھنے والے اور گورنمنٹ کی سچی فرمانبرداری کرنے والے ہیں گویا ایک چھلنی میں پاک فطرتوں کو چہان کر خدا تعالےٰ اس طرف لا رہا ہے۔ اور جس کی طبیعت کو پاکیزگی کیساتھ مناسبت ہے اُسی قسم اور مقدار کی جنس اور تحریک سے وہ اسطرف بڑہا چلا آرہا ہے۔ اور کئی طریق سے اللہ تعالےٰ اس پاک مرسل کے گروہ میں ترقی اور راستی کے دشمن مولویوں کے گروہ میں تنزل کر رہا ہے کچھہ تو اُنسے نکل نکلکر خود اس جماعت میں داخل ہو رہے ہیں اور کچھہ خدا کا قہری نشان یعنے **طاعون** کھپا رہی ہے۔

آپکا دعویٰ کہ "میں **مسیح موعود ہوں**" ایک ایسا دعویٰ ہے جس کے ظہور کیطرف مسلمانوں کے تمام فرقوں کی آنکھیں لگی ہوئی تہیں بلکہ عیسائی لوگ بھی مسیح کے دوبارہ نزول کے اسی زمانہ میں منتظر تھے اور آثار نبویہ اور قرآن کریم کی پیشگوئیوں کے مندرجہ تمام علامات جو مسیح موعود کے آنے کی بشارت دیتی تہیں سب اس زمانہ میں پوری ہوئیں اور ایک کشف نے بھی خدا تعالےٰ سے الہام پاکر خبر دی تھی کہ وہ مسیح موعود چودہویں صدی کے سر پر ہی ظہور کرے گا۔ آسمانپر بھی رمضان کے مہینے میں چاند اور سورج کو انہیں تاریخوں میں گرہن ہوا جو آنحضرت صلعم امام موعود کے لئے ٹھہرائی ہوئی تھیں اور ذوالسنین ستارہ بھی ظاہر ہوا۔ اور اسی طرح اور نشانات کثرت سے ظاہر ہوئے۔ جیسے علماء کا تاریکئے عصیان اور حُب دنیا اور نفس پرستی میں غرقاب ہوکر یہودیوں کے خصائل اختیار کرلینا۔ قرآن کا صرف رسمی طور پر ختموں اور درودوں کے لئے پڑہا جانا اور عملی پہلو میں اس کو بالکل بیکار سمجھنا۔ عیسائیت کا دنیا کو گھیر کر **من کل حدب ینسلون** کا مصداق بننا۔ اور انہیں یاجوج ماجوج اقوام کا صنعت و حرفت اور ہر شئے میں سب پر فوقیت حاصل کرلینا۔ اور کتابوں اور صحیفوں کی کثرت سے اشاعت ہونا۔ اور ریل کی تعمیر سے اونٹوں کا دوڑ اور تیز رفتاری کے کاموں سے بیکار ہونا خصوصاً ارض حجاز میں۔ اور تمام مذاہب میں زلزلہ آنا۔ اسلامی ممالک میں فسق وفجور کی کثرت ہونا اور صلیب پرستی کا دنیا میں عروج ہونا اور پہاڑوں کا اُڑایا جانا اور دریاؤں کا کٹ کر نہریں بنایا جانا اور زراعت کی طرف عام میلان ہوجانا وغیرہ وغیرہ سب علامات اسی وقت میں جمع ہوگئے۔

زمانہ فیج اعوج کے علماء نے بڑا دہوکا کھایا اور بباعث غلط فہمی کے اپنے عقیدہ میں قابل شرم تناقضات جمع کرلئے۔ یعنی ایک طرف تو قرآن شریف پر ایمان لاکر اور احادیث صحیحہ کو تسلیم کرکے اُنکو ماننا پڑا کہ حضرت عیسیٰ درحقیقت فوت ہوگئے ہیں اور دوسری طرف یہ عقیدہ بھی اُنہوں نے رکھا کہ کسی زمانہ میں خود حضرت عیسےٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں نازل ہونگے اور وہ آسمانپر زندہ موجود ہیں فوت نہیں ہوئے۔ اور اس بیہودگی میں اپنے جوہر عقل کو پیروں کے نیچے کچل کر ایک ٹیڑہے طریق پر قدم مارا اور عوام کو دہوکا دیکر ایک فتنہ برپا کر دیا۔ مختصراً ان لوگوں کی غلط فہمیوں کے سبب سے اسلام میں اندرونی طور پر اس قدر بد اعتقادیاں اور فتن اور مفاسد برپا ہوگئے کہ شیرازہ اخوت حقیقی اُکھڑ گیا اور ہر طرف سے ایک نئی قسم کی مصیبت کا اندرونی طور پر اسلام کو سابقہ پڑگیا۔ وہ پاک دین جو اپنی صفائی اور عظمت اور انوار اور قدوسیت سے دنیا کے تمام ادیان کو مات کر رہا تھا ان کے ہاتھوں سے خارجی طور پر ایسے حملوں کے نشانہ بننے کا مستحق بنگیا کہ قبریں بھی جنبش میں آگئیں۔

(باقی آئندہ)

احمدیہ ڈائری

۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء

بروز جمعہ

فجر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز باجماعت ادا کی۔

جمعہ حضرت اقدس نے مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر اول دو نفل ادا کئے اس کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب نے خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ ادا کی گئی بعد از نماز حضرت اقدس نے چند اشخاص سے بیعت لی اور اپنے دولت خانہ کو تشریف لائے۔

عصر اس وقت حضرت اقدس تشریف لاکر اور نماز ادا کرکے تشریف لے گئے اور کوئی قابل اشاعت گفتگو نہیں ہوئی۔

مغرب و عشا میاں احمد دین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ سے حسب الحکم حضرت اقدس تشریف لائے اُنکے اتنی جلد تشریف لانے پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ریل بھی ایک عجیب شے ہے ایک خارق عادت طور پر انسان کہیں کا کہیں جا پہونچتا ہے۔

ایک شخص نے اپنی انکھوں کے مرض سے شفا پانیکے لئے دعا کی درخواست کی حضرت اقدس نے فرمایا اچھا کریں گے۔

پھر فرمایا یہ کام انکھ کان ناک وغیرہ اللہ تعالیٰ کی امانتیں ہیں انسان کی بھی کیا عجیب بے اختیاری ہے کہ اگر ایک آنکھ جاتی رہے تو کسقدر بلا نازل ہوتی ہے۔

پھر حضرت اقدس نے نواب محمد علی خان صاحب سے طاعون کا حال مالیر کوٹلہ کی طرف دریافت فرمایا نواب صاحب نے جواب دیا کہ کچھ شروع ہے مگر کم ابکے دفعہ رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ ہفتہ کی نسبت سے اس ہفتہ کل ہندوستان میں تو کم ہے مگر خاص پنجاب میں بہت ترقی پر ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ پنجاب ہی بگڑا ہوا ہے کوئی اس کا سِرّ تو دریافت کرے قادیاں کے ارد گرد نواح کے پڑاووں (آوی) میں آگ لگی ہوئی تھی اس لئے کُل قصبہ کے ارد گرد اور اندر دھوآں بہت تھا حضرت صاحب نے اپنے عمامہ کے شملہ سے ناک کو ڈھانپ لیا اور وہ شملہ پھر ٹھاٹھا یعنی داڑھا کی طرح بہت بے تکلفی سے باندہ لیا اور فرمایا کہ دھوآں بہت ہوتا جاتا ہے۔

طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ حکما نے لکھا ہے الطاعون ھوالموت۔ جسکے آثار ردّی ظاہر ہوں۔ رنگ سیاہ ہوجاوے اور جلد جلد موت ہو تو وہ تو بلائے آسمانی ہوتی ہے ورنہ مشابہ بالطاعون گلٹیوں کا ہونا اور بخار کا ہونا طاعون نہیں ایک دفعہ ہمارے سب بچوں کو گلٹیاں نکل آئیں صرف اینٹ گرم کرکے سینکتے رہے سب کو آرام ہوگیا۔

طاعون تو ایک سِرّ مخفی کی طرح ہے ورنہ بعض اوقات اسکے عوارض ہوکر پھر انسان کو کچھ نہیں ہوتا۔

(طاعون کے متعلق ایک قانون)

احمد دین صاحب اپیل نویس نے حضرت اقدس کو خبر سنائی کہ سرکار نے یہ قانون پاس کیا ہے کہ اگر ایک محلہ میں ایک مریض کو طاعون ہو اور اُس محلہ کے پانچ کس یہ کہیں کہ اسے نکالا جاوے تو اگر پانصد کہیں کہ نہ نکالو تو اُن پانچ کی رائے پر عمل در آمد ہوگا اور اگر مریض یا اُس کے ورثا اس سے خلاف ورزی کریں تو زیر دفعہ ۱۸۸ وہ مجرم گردانے جاوینگے

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک طرح سے گورنمنٹ نے اپنے سر سے بلا اتار کر رعایا پر ڈالدی ہے محلّہ میں اکثر عداوت وغیرہ بھی ہوتی ہے خواہ لوگ ایک بتلائے بخار کو طاعون کہکر نکالدیں

الہام فرمایا آج میری زبان پر پھر یہ الہام جاری تھا انی احافظ کل من فی الدار الا الذین علوا من استکبار۔ الا الذین علو ہمیشہ ساتھ ہی ہوتا ہے خدا معلوم اس کے کیا معنے ہیں۔ اس لئے بھی کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ متنبہ رہیں تقوے پر قایم رہیں۔ ایک علو تو اس رنگ میں ہوتا ہے جیسے کہ اما بنعمۃ ربک فحدث۔ اور ایک علو شیطان کا ہوتا ہے جیسے ابی واستکبر اور اسکے بارے میں ہے ام کنت من العالین یہ اوس سے سوال ہے کہ تیرا علو تکبر کے رنگ میں ہے یا واقعی ہے خدا تعالے کے بندوں کے واسطے بھی اعلے کا لفظ آیا اور ہمیشہ آتا ہے جیسے انک انت الاعلی مگر یہ تو انکسار سے ہوتا ہے اور وہ تکبر سے ملا ہوا ہوتا ہے

شاہ عبدالعزیز صاحب کے شاگردوں میں سے ایک کا ذکر ہوا فرمایا کہ ایک دفعہ وہ شاید بٹالہ میں تھے ایک نے حقہ کا فتوے پوچھا تو اونہوں نے جواب دیا (حالانکہ غلط تھا) حقہ دو قسم ہے ایک وہ جو کہ نکموں میں ہوتا ہے دس دس دن تک پانی نہیں بدلتے اوسے غسل نہیں دیتے وہ تو حرام ہے اور دوسرا جسکا پانی بدلتا رہتا ہے اور اسے غسل دیتے رہتے ہیں وہ حلال ہے۔

پھر اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب ایک انگریزی کتاب حضرۃ اقدس کو سناتے رہے جس میں ایک موقعہ پر یہ بھی تھا کہ جب مسیح کو صلیب دی گئی تو اسوقت مُردے قبروں میں سے نکلے حضرت اقدس نے فرمایا کہ عالم رویا میں مردہ کے قبر سے نکلنے کی یہ تعبیر ہوتی ہے کہ کوئی گرفتار آزاد ہو ممکن ہے کہ کسی نے اسوقت کشفی عالم میں یہ دیکھا ہو ورنہ یہ اپنے ظاہری معنوں پر ہرگز نہیں ہوا۔

قادیان میں ٹیکہ احباب میں سے ایک نے ذکر سنایا کہ آج قادیان میں ٹیکہ والے آئے تھے باہر باغ میں اونہوں نے سب کو بلایا اور ایک لمبی تقریر کی جس میں ٹیکہ کے فواید لوگوں کو بتلائے انجام یہ ہوا کہ سب نے اس امر پر اتفاق کرلیا کہ ہم ٹیکہ لگوا لینگے تقریر کرنے والے صاحب امیر بابا سنگھ تھے یہ بھی کہا اُنہوں نے کہ مینے مرزا صاحب کو بھی تاکید کری تھی مگر چونکہ اُنہوں نے ماننا نہیں اور ڈھنگ بنایا ہوا ہے اس لئے میں سر دست انکی خدمت میں کچھ نہیں کہتا پھر کسی وقت موقعہ ہوا تو کہونگا۔ اُس نے یہ بھی کہا کہ میں یہاں نہ آتا مگر چونکہ متواتر طور پر رپورٹ پہونچی ہے کہ چوڑہوں میں طاعون ہے اس لئے آنا پڑا۔

اسپر حکیم نوردین صاحب نے بیان کیا کہ ہمارے ہاں نہالی چوڑہی آئی ہے مینے اس سے طاعون کا حال دریافت کیا تھا وہ کہنے لگی کہ طاعون تو ہے نہیں ایک لڑکی مری ہے وہ کئی دنوں سے بیمار تھی اب کہتے ہیں طاعون سے مری۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ چوڑہوں میں ہمیشہ کبھی نہ کبھی ایسی موتیں ہوتی رہتی ہیں ایک دفعہ اسی موسم میں پچاس ایک دفعہ ہیضہ سے مر گئے تھے حالانکہ طاعون وغیرہ نہ تھی اور چوڑہوں کا محلّہ تو ہم سے ایسا ہی دور ہے جیسی کہ ننگل اور بھینیں (دو گاؤں متصل قادیان) یہ لوگ زبردستی اسے الحاق کرتے ہیں۔ (آخر کار چوڑہوں کی موت کی وجہ یہ معلوم ہوئی کہ اُن لوگوں نے مُردہ مویشی اُس وقت کھائے جبکہ وہ متعفن ہوگئے تھے) پھر بیان کیا گیا کہ ٹیکہ والوں نے سر دست کل اکابران دہ ہندو مسلمان کے دستخط کرالئے ہیں شائد کل یا پرسوں آویں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہمارے دستخط کشتی نوح میں ہیں۔ جو خدا کے ساتھ سیدھا اور راست ہوگا تو طاعون کی کیا مجال ہے کہ اُس کے پاس آوے۔

پھر جماعت کو مخاطب کرکے حضرت نے فرمایا کہ صحابہ میں بھی طاعون ہوتا رہا ہے ہاں انبیاء کو ہرگز نہیں ہوا اگر کوئی اسپر سوال کرے تو جواب یہی ہے کہ ہر ایک رنگ جدا ہے ثابت کرو کہ کوئی نبی طاعون سے مرا ہو ورنہ اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسقدر فتنہ برپا ہوتا۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ یہودیوں کو طاعون ہوا تو موسیٰؑ کو بھی ساتھ ہوا ہو ورنہ یہودی سارے مرتد ہوجاتے۔

ایک صاحب نے اعتراض کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب ٹیکہ بھی علاج نہیں اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ حفاظت ہے تو پھر مرہم عیسیٰ اور جدوار کا استعمال کیوں بتلایا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ جو علاج اللہ تعالے بتلاوے وہ تو اُسی حفاظت میں داخل ہے کہ اُسنے خود ایک طریق حفاظت بھی ساتھ بتلادیا اور بانشراح صدر سے ہم اُسے استعمال کرسکتے ہیں لیکن اگر ٹیکہ میں خیر ہوتی تو ہم کو اسکا حکم کیا جاتا اور پھر دیکھئے کہ سب سے اول ہم ہی کرواتے اگر خدا تعالے آج ہی بتلا دیوے کہ فلاں علاج ہے یا فلاں دوا مفید ہے تو کیا ہم اُسے استعمال نہ کریں گے وہ تو نشان ہوگا پیغمبر خدا صلعم خود کس قدر متوکل تھے مگر ہمیشہ لوگوں کو دوائیں بتلاتے تھے اگر ہم عوام الناس کیطرح ٹیکہ کراویں تو خدا پر ایمان

نہ ہوا پہلے یہ تو فیصلہ کیا جاوے کہ آیا ہمنے ۲۲ برس پہلے طاعون کی اطلاع دی کہ جسوقت طاعون کا نام و نشان نہ تھا اور پھر بارہ برس ہونے کے بعد اس کے متعلق ہر روز کوئی نہ کوئی خبر دی جاتی رہی ہے پھر پنجاب کے متعلق خبر دی حالانکہ اُسوقت کوئی مقام اسمیں مبتلا نہ تھا پھر ایک دم پنجاب کے ۲۳ ضلعوں میں پھیل گئی۔ وہ تمام کتابیں جنمیں یہ بیان ہیں خود گورنمنٹ کے پاس موجود ہیں اگر ٹیکہ میں کوئی خیر ہوتی تو خدا خود ہمیں بتلاتا اور ہم اس وقت سب سے پہلے ٹیکہ لگوانے میں اول ہوتے مگر جب کہ گورنمنٹ نے اختیار دیا ہے تو یہ اختیار گویا خدا ہی نے ہمیں دیا ہے کہ جبر اُٹھوا دیا۔

ضرورتِ تبدیلی

ہماری جماعت کا صرف دعویٰ ہی دعویٰ نہ ہو کہ وہ اس دعویٰ بیعت پر نازاں رہیں بلکہ اُنکو اپنے اندر تبدیلی کرنی چاہیئے دیکھو طاعون کئی بار موسیٰ علیہ السلام کے لشکر پر پڑی اب دشمن تو خوش ہوتے ہونگے مگر موسیٰ علیہ السلام کو کس قدر شرمساری ہوگی لکھا ہے کہ بلعم کی بد دعا کی وجہ سے ۸۰ ہزار وبا سے مر گئے تھے اگرچہ اور لوگ بھی گنہگار تھے مگر موسیٰ ؑ کی قوم اُس وقت دوہری ذمہ دار تھی بہت کم لوگ ہیں جو کہ دلوں کو صاف کرتے ہیں اگر ایک پاخانہ میں سے پاخانہ تو اُٹھا لیا جاوے مگر اس کے چند ایک ریزے باقی رہیں تو کسی کا دل گوارا کرتا ہے کہ اس میں روٹی کھاوے اسی طرح اگر پاخانہ کے ریزے دلمیں ہوں تو رحمت کے فرشتے اُس میں داخل نہیں ہوتے۔

الا الذین علوا کا لفظ ہمیشہ دل میں خطرہ ڈالتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ قضاء و قدر مقدر ہے۔ بار بار قرآن شریف کو پڑھو اور اپنی اصلاح کرو اگر ہماری جماعت میں کسی کو طاعون ہو تو مخالف ہی شور ڈالیں گے کہ دیکھو ٹیکہ نہ کرایا تو ہلاک ہوئے۔ اور اگر وہ لوگ بچے رہتے ہنسیں گے خدا کے کام اور حفاظت سے حصہ لینے والا وہ شخص ہے جو اپنے دل میں سمجھ لے کہ میں نے تبدیلی پیدا کر لی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح ہو جاوے جسطرح اُنہوں نے ٹاٹ کے کپڑے پہن لئے تھے۔ عذاب شدید آنے والا ہے فرق سے فرق ہوتا ہے۔ اگر بیعت کیوقت وعدہ اور ہے اور پھر عمل اور ہے تو دیکھو کتنا فرق ہے۔ اگر تم خدا سے فرق رکھو گے تو وہ تم سے فرق رکھے گا اگر ہماری جماعت سے سو آدمی مر جاویں تو ہم یہی کہیں گے کہ اُنکے دلوں میں فرق تھا کیونکہ ہمیں کسی کے اندرونہ کا کیا حال معلوم ہے۔ عیسیٰ ؑ اور موسیٰ ؑ کے وقت کیا ہوا۔

ہم دعاؤں کی تاثیرات سے منکر نہیں ہیں مگر ہم کہتے ہیں کہ اُدھر تم نے ٹیکہ نہ کرایا اور اگر چند ایک لوگ مبتلائے طاعون ہوئے تو وہ لوگ کسقدر ہنسیں گے جنہوں نے ٹیکہ کرایا ہوگا مگر بڑا بیوقوف ہے جو کہ اُس دوا کو بھی نہ پیوے اور پھر اس دوا سے بھی محروم رہے کہ اُسکا معاملہ خدا کے ساتھ ٹھیک نہ ہو تو وہ گویا دونوں طرف سے محروم رہا۔ پھر اگر ہماری جماعت میں سے کسی کو طاعون ہوگا تو اُسکا اثر اُس کے ایمان پر بھی پڑیگا اور وہ خیال کریگا کہ میں تو بیعت میں تھا مجھے کیوں طاعون ہوئی لیکن خدا کسی کی ظاہری صورت کو نہیں دیکھتا وہ اُس منشار کو دیکھتا ہے جو انسان نے اپنے دل میں بنایا ہوا ہے۔ خدا کے ساتھ صفائی ایک مشکل کام ہے طاعون اگرچہ مومن کے واسطے ایک خوشی ہے مگر چونکہ مخالف کہتے ہیں کہ یہ تمہاری شامت سے آئی ہے اس لئے اگر یہ جماعت اُسی طرح تباہ ہو جسطرح دوسرے تباہ ہوتے ہیں تو پھر تو اُنکو خوب ثبوت مل جائے گا کہ واقعی ہماری شامت سے آئی ہے اور اگر ٹیکہ لگوانے والے بھی ہلاک ہوں اور تم بھی ہلاک ہو پھر بھی تمیز کوئی نہیں رہتی اس لئے تبدیلیاں پیدا کرنی چاہیئیں۔ کشتی نوح میں مینے بہت کچھ کہنا تھا مگر انشاء اللہ پھر کسی دوسرے موقعہ پر لکھا جاویگا۔ اتنا لکھا بھی کافی ہے۔

مجھے یہ فکر ہے کہ وہ مثل نہ ہو کہ نقصان مایہ دیگر شماتت ہمسایہ ایک تو مریں اور پھر جھوٹے کہلا کر مریں۔ اگر ایکطرف مخالفوں کی ہزار موت ہو تو نام نہ لیویں گے اور ہمارا ایک بھی مرے تو ڈھول بجاویں گے خدا نے صورت تو نہیں دیکھنی اُس نے دل دیکھنا ہے مگر لوگ تو ظاہر دیکھتے ہیں اور جس شخص کا نام رجسٹر بیعت میں ہے اُسے جماعت میں خیال کرتے ہیں وہ تو رجسٹر میں صرف نام دیکھیں گے لیکن اگر خدا کے رجسٹر میں نام نہیں ہے تو ہم کیا کر سکیں گے۔ خدا نے ترقی کا موقعہ خوب دیا ہے نفس کو لگام دینے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کونسا وقت ہو سکتا ہے اس وقت سے غافل نہ رہنا چاہیئے اور محنت کرنی چاہیئے۔ وہ انسان جو

سالک اور مجذوب

آپ محنت کرتا ہے اُسے سالک کہتے ہیں اور جسے خود خدا دیوے وہ مجذوب ہوتا ہے اور جو سویا رہے تو اُسے کوئی کیا کرے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ بات سُنکر صرف کان تک رکھنے سے فائدہ نہیں ہوتا جب تک دل کو خبر نہ ہو انسان ایک دو کاموں سے سمجھ لیتا ہے کہ مینے خدا کو راضی کر لیا حالانکہ یہ بات نہیں ہوتی اطاعت ایک بڑا مشکل امر ہے۔ صحابہ کرام کی اطاعت اطاعت تھی کہ جب ایکدفعہ مال کی ضرورت پڑی تو حضرت عمرؓ اپنے مال کا نصف لے آئے اور ابو بکرؓ اپنے گھر کا مال متاع فروخت کر کے جسقدر رقم ہو سکی وہ لے آئے پیغمبر خدا ؐ نے حضرت عمرؓ سے سوال کیا کہ تم گھر میں کیا چھوڑ آئے اُنہوں نے جواب دیا کہ نصف پھر ابو بکرؓ سے دریافت کیا اُنہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور رسول گھر چھوڑ کر آیا ہوں رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ جسقدر تمہارے مالوں میں فرق ہے اُسی قدر تمہارے اعمال میں فرق ہے۔

کیا اطاعت ایک سہل امر ہے جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔ حکم ایک نہیں ہوتا بلکہ حکم تو بہت ہیں جسطرح بہشت کے کئی دروازہ ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے کوئی کسی سے اسی طرح دوزخ کے کئی دروازہ ہیں ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ تو دوزخ کا بند کرو اور دوسرا کھلا رکھو [illegible] لئے تو وہ ہر اوقت ہے گورنمنٹ بھی ایک طرح سے مخالف ہے کیونکہ اگر گورنمنٹ کو ہم پر ایمان ہوتا تو وہ ہم سے کہتی کہ دعا کرو اُدھر اخباروں نے شور مچایا ہے کہ ہم گورنمنٹ کی مخالفت کی لوگوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ پس خوب یاد رکھو جسطرح دنیا میں ایک عام قانون قدرت خدا کا ہے جیسے کہ تربد اگر ہندو کھائے تو اُسے بھی دست آوینگے اور اگر مسلمان کھائے تو اُسے بھی دست آویں گے اسی طرح آفتاب مہتاب کی روشنی سے ہر ایک قوم مشترکہ فائدہ اُٹھاتی ہے اور ایک خاص قانون ہے جو کہ مومنین کے ساتھ برتا جاتا ہے وہ بہت لذیذ اور شیریں ہے اور بہت سے پھلوں سے بھرا ہوا ہے اور اُن پھلوں کے اندر شیرہ بھرا ہوا ہے نہ کہ نشتر۔

ہر ایک کو واجب ہے کہ خوب سمجھ اور اپنے بھائی کو سمجھا دے اور گھر میں عورتوں کو سمجھا دے حاضر غائب کو بتلا دیوے دھوکا کھانے والے بہت ہوں گے کیونکہ ابتدائی حالت ہی اسم تویسی کر و اگر یہ کوئی خیال نہ کرے کہ صرف اتنے ہی فعل سے وہ خدا کی حفاظت میں آگیا۔

پھر حضرت اقدس نے نماز عشاء [illegible] لے گئے۔

۱۸ اکتوبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ

فجر

حضرت اقدس نے نماز باجماعت ادا کی۔

سیر

حضرت اقدس تشریف لائے اور فرمایا کہ آج کوئی پہر رات باقی ہوگی کہ الہام ہوا انی احافظ کل من فی الدار و لنجعلہ اٰیۃ للناس و رحمۃ منا و کان امرًا مقضیا۔ عندی معالجات۔ اور یہ بھی الہام ہوا مگر اصل لفظ یاد نہیں کہ ایمان کے ساتھ نجات ہے۔

یعنے انی احافظ کو ایک آیۃ بنا دیں گے اور کہ علاج ہمارے ہی پاس ہے مجھے اس سے بڑی خوشی ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کچھ کھلا دکھلانا چاہتا ہے اب گویا بڑا معاملہ ہے ایک قوم تمنا سے ٹیکہ کراتی ہے دوسری طرف ہم ہیں جو بالکل خدا پر چھوڑتی ہیں۔ جسوقت مجھے یہ الہام ہوا اُسوقت مینے گھر میں پوچھا کہ تم کو بھی کوئی خواب آیا ہے کیونکہ دیکھا ہے کہ میرے الہام کے ساتھ انکو بھی کوئی مصدق خواب آجایا کرتا ہے۔

انہوں نے کہا مینے خواب دیکھا کہ ایک بڑا بکس ادویہ کا چراغ لایا ہے اور شیخ رحمت اللہ صاحب نے روانہ کیا ہے جب کھولا گیا تو دیکھا کہ ہزارہا شیشیاں اُس میں دوا کی ہیں کوئی بڑی کوئی چھوٹی تب گھر میں تعجب کیا کہ کبھی کبھی دس بارہ شیشیاں منگوائی جاتی تھیں مگر یہ ہزارہا شیشیاں کیوں منگوائی گئیں۔

یہ خواب بھی عندی معالجات کی تصدیق کرتا ہے

اطلاع - صفحہ ۴ پر جو طاعون کا قانون لکھا گیا ہے بعد ازاں معلوم ہوا کہ وہ صرف افواہ ہے کوئی معتبر خبر نہیں ہے۔

مجھے بتلایا گیا انکو دکھلایا گیا۔

علاج حرام تو نہیں اب دیکھو انگریزوں نے ریل بنائی ہے ہم اوس سے فائدہ اٹھاتے ہیں تار ایجاد کی ہے اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں تیلیاں آگ جلانے کی ولایت سے آتی ہیں اسی طرح اگر ان کی دوا ہو اور ہم استعمال کریں تو حرج نہیں ہاں جو خدا بتلا دیوے وہ بارح نشان نہیں ہے اگر ٹیکہ کرو اگر یہ کہیں کہ نشان ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ہمکو علیحدہ رکھا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مخفی امر ہے جو بعد ازاں معلوم ہوگا ورنہ ہم ان کی چیزیں اور ادویہ استعمال کرتے ہی ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ ایک طرف تو کہتے ہیں کہ جب تک طاعونی کیڑے کا کوئی طبیعت میں تعلق نہ ہو تب تک طاعون نہیں ہوتی اور دوسری طرف آپ وہ کیڑے داخل کرتے ہیں اور چیچک کے ٹیکا اس کا قیاس مع الفارق ہے چیچک کا مادہ تو شیر مادر کے ساتھ آتا ہے مگر اس میں ظن کیا گیا ہے کہ بہت سی طبائع میں مادہ موجود ہی نہیں ہوتا صرف اس ظن پر ٹیکہ لگایا جاتا ہے کہ کسی طرح وہ مادہ نہ آجاوے مولوی محمد احسن صاحب نے ذکر کیا کہ حضور تخرج الصدور الی القبور کا آغاز تو ہو گیا کیونکہ اُدھر مولوی نذیر حسین صاحب فوت ہوئے اُدھر فتح علیشاہ فوت ہوا۔

حق [illegible] ہاں آپ نے خوب سمجھا بعض رؤسا [illegible] ان کی جماعت [illegible] ولایت نہیں کرتا بلکہ [illegible] ہو ہاتھ بٹایا جاوے ابھی تک تو ہماری جماعت کو گورنمنٹ کا مخالف ہی خیال کیا جاوے گا بڑی ضرورت خدا شناسی کی ہے سب امور خدا کے بعد ہیں جیسے ہمنے ابھی بتلایا کہ نجات ایمان کے ساتھ ہے

پھر حضرت اقدس نے اُس خواب کا ذکر کیا جو کہ ۵ / اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء کو حضرت اقدس نے بیان کی تھی۔

پھر ساکنان قادیان کے ٹیکہ لگوانے پر فرمایا کہ یہ ہمارے لئے مفید ہے کیونکہ فاسق فاجر لوگ بھی ہیں اور ظاہری اسباب میں سے ٹیکہ بھی ہے

جب یہ لوگ اپنے ظنون (یعنے ٹیکہ) پر یقین رکھتے ہیں تو کیا وجہ کہ ہم اپنے یقین پر یقین نہ رکھیں۔

عجیب زمانہ ہے کسیکو خبر نہیں کہ آئندہ کیا ہونیوالا ہے پھر حضرت نے مفتی محمد صادق صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ان سابقہ نوشتوں میں یہ تو لکھا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں طاعون ہوگی مگر یہ بھی لکھا ہے کہ نہیں کہ جس طرح کے الہامات جیسے انی احافظ کل من فی الدار اور دوسرے ہمیں ہوئے ہیں ان کا بھی کوئی ذکر ہے کہ نہیں مفتی صاحب نے کہا کہ حضور دیکھکر عرض کروں گا۔

پھر فرمایا کہ انہ اوی القریۃ میں قریہ کا لفظ ہی قادیان کا نام نہیں ہے اور قریہ قرا سے نکلا ہے جس کے معنے جمع ہونے اور اکٹھے بیٹھکر کھانے کے ہیں یعنے وہ لوگ جو آپس میں مواکلت رکھتے ہوں اس میں ہندو اور چوہڑے بھی داخل نہیں ہیں کیونکہ وہ تو ہمارے ساتھ ملکر کھاتے ہی نہیں قریہ سے مراد وہ حصہ ہوگا جس میں ہمارا گروہ رہتا ہے پھر ذکر ہوا کہ حدیث میں یہ بھی ہے کہ مسیح اپنی جماعت کو کوہ طور پر لے جائیگا۔

حضرت اقدس نے فرمایا اس کے یہ معنے ہیں کہ تجلی گاہ حق میں لے جانا یعنی قرب اور ہیبت کے مقام پر لے جاویگا کہ جس سے جماعت کی تبدیلی ہوتی ہے کہ ایک طرف تو طاعون کو دیکھکر دوسری طرف ہماری تعلیم کو دیکھکر وہ خدا کی تجلیات نظر میں رکھیں گے۔

عظیم الشان معاملہ آ کر پڑا ہے گورنمنٹ نے ہر ایک فرقہ کو لپیٹ لیا ہے۔

مولوی محمد احسن صاحب نے کہا کہ حضور یہ لوگ پہلے اعتراض کرتے تھے کہ ہم گورنمنٹ کی خوشامد کرتے ہیں مگر اب کیا کہیں گے کیا یہ کارروائی ٹیکہ کی خوشامد ہے کہ جس سے ہم نے اتفاق نہیں کیا۔

نواب محمد علیخاں صاحب نے کہا ٹیکہ بھی کہاں تک لگیگا۔

اس پر حضرت اقدس نے ہنسکر فرمایا کہ وہی مثال ہے جسکا ذکر مثنوی میں لکھا ہے کہ ایک شخص کی ماں بدکار تھی اُس نے اُسے مار ڈالا اگر [illegible] نے جواب دیا کہ ایک مارتا دو کو مارتا آخر کتنوں کو مارتا اس نے اسے ہی [illegible] مارنا مناسب تھا یہی حال ٹیکہ کا ہے [illegible] [illegible] حدیث میں ہے کہ آخر زمانہ میں لوگ خدا سے لڑائی کریں گے تو اب یہ خدا سے لڑائی ہی ہے لوگ خود کہیں گے کہ خدا سے لڑ رہے ہیں۔

ہمارا الہام بھی ہے کہ اجاھد جلیشی یعنے میں اپنا لشکر طیار کر رہا ہوں ہمیں تو یہ خوشی ہے کہ سمجھدار لوگ خوب خبردار ہو جاوینگے۔ خدا کی قدرت ہے کہ وہی وقت آگیا اور وہی موسم ہے جسکا ذکر تھا اور اُسپر خدا نے گواہی بھی دیدی اب یہ نہ مانیں تو اصل میں یہ خدا کا انکار ہے۔ یہ لوگ ہمارے آگے حدیثیں پیش کرتے ہیں حالانکہ اُس نے حکم ہو کر آنا ہی پھر اُنکو حکم تو یہ ہے کہ ہمکو بولنا نہ چاہیے جو حکم کہے وہ مان لو تقویٰ ہوتی تو یہ لوگ کبھی نہ بولتے اگر فی الواقعہ ہی اُنکے ہاتھ میں کوئی حدیث ہوتی تو پھر اُسی غایت مرتبہ ظن کا ہوتا مگر اصل میں ان لوگوں کو یقین ہی نہیں ہے۔

مگر کیا قساوت قلبی ہے کہ جسقدر گندی اور فحش باتیں ہیں اور تحقیر اور توہین ممکن تھی اور جہاں تک انکا ہاتھ پڑتا تھا وہ تمام افترا باندھتے صرف چند ایک باتیں گورنمنٹ کے قانون کے ڈر سے انسے باقی رہ گئی ہیں۔ اکا لئے جو ہوئے۔

پھر اسکے بعد میاں احمد دین صاحب عرائض نویس درجہ اول ساکن گوجرانوالہ سے حضرت اقدس بعض قانونی وجوہات پر گفتگو فرماتے رہے ایک مقام پر فرمایا

کہ قانون بھی ایک موم کی ناک ہوتا ہے اس لئے کچی بات ہرگز نہ پیش کرنی چاہیئے اور ایسی کچی بات کے پیش کرنیسے تو اُسکا پیش نہ کرنا ہی اچھا ہے۔

ظہر کے وقت میاں عبدالرشید صاحب سوداگر چرم نے حضرت اقدس سے نیاز حاصل کی حضرت اُنسے طاعون کے حالات بٹالہ کے متعلق دریافت فرماتے رہے پھر نماز ہوئی اور حضرت اقدس نماز ادا کر کے تشریف لے گئے۔

عصر بوجہ دوران سر حضرت اقدس شامل جماعت نہ ہو سکے۔

مغرب و عشا آج اسوقت حضرت اقدس اذان مغرب سے پیشتر تشریف اوپر کی مسجد میں لے آئے اور کچھ منٹ مجلس کی اس اثنا میں حکیم فضلدین صاحب سے انکے حالات مقدمہ زمین دریافت کرتے رہے پھر اذان ہوئی اور بعد ادائے نماز حکیم نوردین صاحب نے ایک نومسلم پشاوری کا حال سنایا جو کہ گذشتہ ماہ میں پشاوری جماعت کے ساتھ پشاور سے آیا تھا اور حضرت سے بیعت کی تھی۔ ان نومسلم صاحب کو اہل اسلام پشاور نے امدادی چندہ کر کے ایک دوکان کھول دی تھی حکیم صاحب نے بیان کیا کہ آج اُسکا خط آیا ہے اُسنے لکھا ہے کہ مسلمانوں نے جو امدادی طور پر چندہ سے مجھے دوکان کھول دی تھی وہ اب اس لئے ضبط کر لی ہے کہ میں قادیان گیا اور بیعت کی۔ حضرت اقدس نے فرمایا ابتلا ہے صبر کرنا چاہیئے۔

پھر آج صبح جو گفتگو حفاظت الٰہی کے [illegible] کے متعلق حضرت اقدس نے سیر میں کی تھی اُسکا اعادہ حکیم نورالدین صاحب سے کیا اور [illegible] الہام اور [illegible] خواب سنایا۔ اس گفتگو میں حضرت اقدس نے یہی فرمایا

سعید فرقہ جو کہ عذاب سے نجات پانے والا ہے وہ انعمت علیھم ہے اور جو عذاب میں مبتلا ہونے والا ہے وہ مغضوب علیھم ہے۔ مغضوب علیہم اور ضالین میں وہی فرق ہے جو کہ ایک مریض محرقہ اور مدقوق میں۔۔۔۔ ہوتا ہے کہ ایک جلدی ہلاک ہوتا ہے اور ایک آہستہ آہستہ ہلاکت تک پہونچتا ہے مگر انجام کار دونوں ہلاک ہوتے ہیں کوئی آگے کوئی پیچھے۔

پھر مفتی محمد صادق صاحب حسب الحکم حضرت اقدس وہ تمام حوالجات کتب سابقہ کے سنانے لگے جنکا ارشاد حضرت اقدس نے صبح کی سیر میں کیا تھا۔

اور اُسکا خلاصہ یہ ہے

زبور ۹۱ وہ جو حق تعالیٰ کے پردہ تلے سکونت کرتا ہے سو قادر مطلق کے سایہ تلے رہیگا۔ میرا خدا جسپر میرا توکل ہے یقیناً وہ تجھکو صیاد کے پھندے سے اور مہلک وبا سے رہائی دیگا وہ تجھے اپنے پروں تلے چھپا دیگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور کہ اُس وبا سے جو اندھیرے میں چلتی ہے اور نہ اُس مری سے جو دوپہر کو ویران کرتی ہے۔

تیرے آس پاس ایک ہزار گر جاویں گے اور دس ہزار تیری داہنے ہاتھ پر لیکن وہ تیرے نزدیک نہ آویگی۔

تو نے حق تعالیٰ کو اپنا مسکن اختیار کیا اس لئے تجھ پر کوئی آفت

نہ آویگی اور کوئی وبا تیرے خیمہ کے پاس نہ پہونچیگی۔

پھر حضرت اقدس نے ذکر سنایا کہ شرم پت آریہ میرے پاس مشورہ لینے آیا تھا کہ مجھے بخار سا معلوم ہوتا ہے جسم گرم ہے ٹیکہ کراؤں یا نہ میں نے کہدیا کہ نہ کراؤ کیونکہ اُس سے تو حرارت اور زیادہ ہوگی۔

پھر فرمایا کہ ان لوگوں کا دستور ہے کہ مجھ سے ہمیشہ مشورہ دریافت کرتے ہیں بلکہ لیکھرام کے قتل کے دنوں میں ایک دفعہ یہ دوا پوچھنے آیا تو میں نے کہا کہ اسوقت تو تم ہمیں دشمن جانتے ہو کہ اُسکے قاتل ہم ہیں ہماری دوا تمکو لینی مناسب نہیں ہے مگر اُس نے کہا کہ ہمکو یقین ہے آپ دوا دیدیں۔

پھر فرمایا کہ رات کو مجھے ایک اور فقرہ الہام ہوا تھا بھول گیا تھا اب یاد آیا ہے وہ یہ ہے احسب الناس ان یترکوان یقولوا امنا وھم لا یفتنون۔

پھر اسکے بعد میاں احمد دین صاحب عرائض نویس گوجرانوالہ نے مقدمہ کے متعلق کچھ گفتگو حضرت اقدس اور آپکے موجودہ احباب سے کی حضرت اقدس نے ایک مقام پر فرمایا کہ ہماری مراد سزا سے نہیں ہے کہ اُسے سزا ضرور ہو ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ جیسی یوسفؑ کی حقیقت عزیز مصر کے سامنے کھل گئی تھی ویسے ہی ہماری بھی حقیقت کھل جاوے یوسف نے جیلخانہ سے باہر نہیں قدم نکالا جبتک اپنا با عصمت ہونا ثابت نہ کرادیا۔

۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

بروز یکشنبہ

فجر حضرت اقدس نے نماز باجماعت ادا کی۔

سیر حسب معمول حضرت اقدس سیر کے لئے باہر تشریف لائے نواب محمد علیخان صاحب کی انتظار کرتے رہے [illegible] نواب صاحب کا انتظار کرتے رہے جب نواب صاحب تشریف لائے تو روانہ ہوئے اور فرمایا کہ نئی تحقیقات نے دابۃ الارض کی بہت تائید کی ہے اور اُسکے معنے کھول دئے ہیں کہ وہ ایک کیڑا ہی ہے اور پھر یہ بھی کہ بہت باریک ہے جیسے کہ سلیمان علیہ السلام کے قصہ میں ہے تاکل منساتہ پ ۲۲ ع ۸ اکثر باریک ہی تھا تو اندر اندر کھاتا رہا اور پتہ نہ لگا۔

اور تکلمھم سے مراد بھی یہی ہے کہ طاعون ہو کیونکہ ایک اور مقام پر قرآن شریف میں ہے کہ ہم ہر ایک قریۃ کو قیامت سے پہلے ہلاک یا عذاب کریں گے۔

مغضوب علیھم کا آخر جیسے موت ہے اسطرح والضالین کا بھی آخر موت ہے مگر آہستہ آہستہ کیونکہ ضلالت کے معنے ہیں راستہ سے بہک جانا بھٹکتے پھرنا آخر آسمان کو جب کوئی راہ نہ ملا تو مر ہی جاویگا ریگستانوں وغیرہ میں لوگ راستہ بھول کر مر ہی جاتے ہیں۔ لیکھرام مغضوب علیھم تھا اور آتھم ضال کہ ایک جلدی مر گیا اور ایک آہستہ آہستہ سسکتا ہوا مرا اور آریہ بھی یہود میں داخل ہیں انکا

ہون وغیرہ تمام رسوم یہود سے ملتی ہیں۔ بعض نے لکھا ہے کہ برہمن مصرجی اسی لئے کہلاتے ہیں کہ یہ لوگ مصر سے آئے تھے

پھر اسکے بعد میاں احمد دین اپیل نویس گوجرانوالہ سے مقدمہ کے حالات پر گفتگو ہوتی رہی۔

ایک شخص کیحالت پر حضور نے فرمایا کہ جوش والا آدمی درست ہونے کے لایق بہت ہوتا ہے مگر منافق نہیں ہوتا

ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ سرسید احمد صاحب سے جب ایکدفعہ میری کتابوں کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو اُس نے کہا کہ انہیں ذرہ خبر نہیں ہے۔

مولوی نظیر حسین صاحب دہلوی متوفی کے ذکر پر بعض احباب نے یہ کہا کہ قوم اور برادری کی محبت ہی نے دراصل اُسے اخفائے حق کے لئے مجبور کیا ہوا تھا۔ حضرت اقدس نے فرمایا محبت دین کی ہی محبت ہوتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بھی برادری قوم اور رشتہ داریاں تھیں مگر صحابہ کو جب معلوم ہوا کہ یہ لوگ دین کے دشمن ہیں تو اپنے ہاتھوں سے اُنکو ہلاک کیا۔ اگر اُن میں (نذیر حسین میں) تقویٰ ہوتی تو ایسے سخت دلی کے لکھے ہوئے خط نہ پہونچتے یہ کہدیتے کہ تقویٰ اجازت نہیں دیتا۔ یہ تمام امور کسقدر تقویٰ کے برخلاف ہیں کہ قرآن شریف بیّن دلائل سے وفات ثابت کرتا ہے جیسے فلما توفیتنی۔ قد خلت من قبلہ الرسل پھر خود پیغمبر خدا کا معراج میں اُنکو مردوں میں دیکھنا اور پھر تمام فرقہ اسلام کے اور بڑے بڑے صوفی موت کو مانتے ہیں اور یہ لوگ اس بات کے قایل نہیں ہیں۔ سب سے پہلا اتفاق اسی امر پر ہوا کہ کل انبیاء فوت ہوچکے ہیں صرف قوم اور برادری کو مد نظر رکھکر (نذیر حسین نے) انکار کیا۔

سنا تھا کہ نذیر حسین کہتا تھا کہ مجھے ایک ایسی بات یاد ہے کہ اگر بتلاؤں تو ہزاروں آدمی مرزا صاحب کے مرید ہوجاویں وہ تو ہزاروں داخل کرتا رہا اور یہاں لاکھوں ہوگئے۔

حجرہ نشین لوگونکو تو آسمانی منطق نصیب ہوتی ہے اور نہ زمینی۔

مولوی اسمٰعیل شہید صاحب آئے تو سنگھڑ بھی گئے اور شیخ سلیمان سے ملے شاید جہاد کے لئے کہا تو اُنہوں نے جواب دیا کہ فقیر نے اپنے ہاتھ سے ایک چڑی بھی نہیں ماری تلوار کیسے اُٹھاویگا اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے ۶۳ اونٹ اپنے ہاتھ سے ذبح کئے تھے

پھر فرمایا کہ اب تو میں یقین کرتا ہوں کہ وہ (نذیر حسین) ہماری جماعت میں داخل ہوا کئی مرتبہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک آدمی زندگی میں تو قایل نہ ہوا مگر جب فوت ہوگیا تو ہماری جماعت میں داخل ہوا۔

محمد حسین بٹالوی کے ذکر پر فرمایا کہ اس عمارت کے دو کونے ہیں ایک مہدی اور ایک مسیح مہدی کی نسبت وہ کہ چکا تھا کہ کوئی حدیث بھی جرح سے خالی نہیں ہے جب ایک کونہ گر گیا تو دوسرا کس کام کا اس لئے ہمارا انکار کردیا یہ مثلاً ایک مرکب شے ہے جیسے ایک پیالہ اگر اُسکا ایک ٹکڑا ٹوٹ جاوے تو باقی کس کام کا مہدی کے پہلو سے محمد حسین ہمارے مفید مطلب ہوا مہدی کی تردید کرچکا۔

ظہر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اسوقت اذان سے پیشتر تشریف لے آئے اصل بات یہ تھی کہ اذان کو دیر ہوگئی تھی اسلئے آپ وقت مقررہ پر مسجد میں آبیٹھے۔ حکیم فضل دین صاحب کے مقدمہ پر حضرت اقدس غور فرماتے رہے اور بہت سی باتیں سُننے کے بعد حضور نے فرمایا کہ مقدمہ بعض وقت منحوس ہوتا ہے جسکا انجام بخیر نظر نہ آوے۔ اور صاف وہ مقدمہ ہوتا ہے جسکے آثار فتح و نصرت کے جلد نظر آجاویں۔ مقدمہ بازی اچھی نہیں ہوتی بار بار حکام کے پاس جانا اُنکے منہ تکنا میری رائے تو یہی ہے کہ مرزا بعید بگزار صلح کرلو۔

ایک صاحب نے کہا کہ حضور کو بھی شہادت کیلئے جانیکی تکلیف ہوگی اُسنے اسی لئے آپکی شہادت لکھائی ہے کہ یہ لوگ تکالیف کو دیکھکر صلح کرلیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہمیں کوئی تکلیف نہیں قرآن کا حکم ہے کہ جب گواہی کے لئے بلایا جاوے تو جاؤ میں کوئی بے دست و پا تو ہوں نہیں ہمیشہ پیدل بٹالہ آیا جایا کرتا تھا یہ تو کوئی بات نہیں چلنے پھرنیکی عادت ہی مگر یہ ایک منحوس سا مقدمہ نظر آتا ہے۔ مومن کو اپنی عزت کا پاس بھی چاہئیے۔ گندے آدمیوں سے یہ جگہ پر تھی معلوم نہیں کہ خدا کو کیوں یہ جگہ پسند آئی۔ پھر حضرت اقدس نماز ادا کرکے تشریف لے گئے۔

عصر اسوقت نماز سے پیشتر مولوی عب[illegible] عبد العزیز صاحب کا خط سنایا جو کہ سہارنپور سے آیا تھا اُسمیں لکھا تھا کہ یہاں کے لوگوں میں ایک عجیب ولولہ اور شوق قادیان پہونچنیکا پیدا ہورہا ہے۔

مغرب و عشا اسوقت حضرت اقدس قبل از اذان تشریف لائے ہوا بہت سرد چل رہی تھی اس لئے آپ کابلی مصے کی گرم چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ کسی پادری نے عصمت انبیاء کے متعلق چند ایک اعتراضات مولوی محمد علی صاحب کے پاس روانہ کئے ہوئے تھے اور نوح کا گنہگار ہونا بھی لکھا تھا کہ اُسنے خلاف منشا ایزدی اپنے بیٹے کے لئے دعا کی یہ اعتراض مولوی ایم اے صاحب نے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کئے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ اُسنے مسیح کا ذکر نہ کیا کہ ایک انجیر کے درخت کیطرف گیا اور جانتا تھا کہ اُسمیں پھل نہیں ہے پھر وہ جانتا تھا کہ صلیب ملنی ہے اور دعائیں کرتا رہا کہ مجھے نجات ملے۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے نبوت میں فقد لبثت فیکم عمراً کی دلیل پیش کرتے ہیں اسکے مقابلہ کا ایک فقرہ بھی انجیل میں نہیں ہے اور پیغمبر خداؐ کی تمام عمر کا یہ حوالہ ہے کہ فقد لبثت فیکم عمراً۔

استغفار کے اصل معنے تو یہ ہیں کہ یہ خواہش کرنا کہ مجھ سے کوئی گناہ نہ ہو یعنے میں معصوم رہوں اور دوسرے معنے جو اس سے نیچے درجہ پر ہیں کہ میرے گناہ کے بدنتائج جو مجھے ملنے ہیں میں اُن سے

لوکل خبرین

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بفضل خدا خیریت سے ہین

مولوی حکیم نورالدین صاحب بھی بفضلہ تعالیٰ خیروعافیت سے ہین۔

مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت گذشتہ ایام مین بعارضہ موسمی بخار علیل رہی۔ مگر آپ مسجد مین تشریف لاکر جماعت کو نماز متواتر پڑھاتے رہے اب بفضل خدا آرام ہے۔

مولوی محمد احسن صاحب حضرت اقدس سے رخصت لیکر چند ایام کے لئے امروہہ تشریف لے گئے۔

صاحبزادہ محمود احمد ۱۵ اکتوبر کو لاہور سیر و سیاحت کے لئے تشریف لے گئے اور حکیم نور محمد صاحب احمدی مالک کارخانہ ہمدم صحت لاہور کے مکان پر فروکش رہے۔

صاحبزادہ صاحب ۲۲ اکتوبر کو لاہور سے تشریف لائے مگر افسوس کہ آنے کے دوسرے تیسرے دن ہی آپ بخار مین مبتلا ہو گئے [illegible]

[illegible]

رہے ہین

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان سے ۶ طالبعلم امتحان مڈل مین شریک ہونے کے لئے تجویز ہوئے ہین

محمد یوسف صاحب اپیل نویس مردان کی درخواست پر حضرت اقدس نے اون کے ہمراہ ۲۶ اکتوبر کو سید سرور شاہ صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب کشمیری کو اون کے گاؤن مدہ تحصیل اجنالہ مین اس لئے روانہ کیا کہ وہان احمدیہ مشن کی تبلیغ کرین اور اگر ضرورت پڑے تو مہذبانہ طریق سے مباحثہ کرین

خلیفہ نورالدین صاحب چند یوم کی رخصت پر جموں تشریف لے گئے اون کے سپرد حضرت اقدس نے کشتی نوح اور نزول المسیح کی طبع اور اشاعت کا خاص انتظام کیا تھا جسکا بہت سا حصہ خلیفہ صاحب نے عمدگی سے نبھایا ہے امید ہے کہ وہ جلد تشریف لاکر نزول المسیح کے بقیہ حصہ کو جلد کامل طور پر طبع کروینگے تاکہ وہ جلسہ دہلی پر تقسیم ہو سکے۔

۲۵ اکتوبر کو پلیگ افسر نے آکر ٹیکہ طاعون قادیان مین لگایا۔ اس سے پیشتر بھی ایک دفعہ یہ ٹیکہ انہی ایام مین لگ چکا ہے اور کل دو صد آدمیونکے قریب لگایا گیا ہے۔

قادیان مین جن لوگون نے ٹیکہ کرایا ہے وہ کوئی شکایت بخار وغیرہ کی اس ٹیکہ سے نہین کرتے۔

۲۴ اکتوبر کو قادیان مین خفیف سی بارش ہوئی۔

انتخاب (عام خبرین) از اخبارات

لنڈن سے ایک غبارہ باز کے مہلک حادثہ کی خبر آئی ہے پیرس مین آسمان پر اڑنے کا تماشا کیا گھوم گھما کر اترنا چاہتا تھا کہ فولادی تارین ٹوٹ گئین دھم سے نیچے آپڑا اور چت ہو گیا۔

حیدرآباد مین بصرف دس لاکھ روپیہ ایک یتیم خانہ بنایا جائیگا

فلاڈلفیہ کے کارخانہ حرم مین آگ لگی۔ ۲۰۰ لڑکیان کام پر تھین ایک درجن جل گئین عظیم نقصان۔

دہلی مین ویسرائے کے جلوس کا وقت ساڑھے گیارہ بجے دن کے ویسرائے دہلی مین داخل ہونگے اور اسکے پندرہ منٹ کے بعد بمبئی سے جب ڈیوک اور ڈچز کناٹ تشریف لائینگے تو ریل پر ویسرائے صاحب اون کا استقبال کرینگے۔ ڈچز اور ڈیوک کے داخلہ کے وقت توپ اسلامی سر ہونگی۔

مانچسٹر کا ایک اخبار رقمطراز ہے کہ لارڈ کرزن کے بعد لارڈ ملز ہندوستان کے ویسرائے ہونگے۔

ٹوکیو (جاپان) مین بھی طاعون نمودار ہو گیا ہے کئی شخص [illegible]

اس مین مبتلا ہین۔

[illegible]

لارڈ کچنر ۲۸ نومبر کو بمبئی پہونچ کر غالباً حضور وائسرائے ہند سے ملنے جے پور تشریف لے جائیں گے۔ اس کے بعد دہلی چلے جائیں گے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۳ اکتوبر کو ضلع بنگلور میں وبائی طاعون سے ۱۵۳ شخص بیمار ہوئے اور ۱۳۹ مرے۔ ضلع میسور میں ۱۷۸ بیمار ہوئے اور ۱۱۰ مرے ضلع کولار اور کولار گولڈ فیلڈ میں ۱۱۴ بیمار ہوئے اور ۸۰ مرے۔ صوبۂ میسور کے تمام اضلاع میں طاعون کا اسقدر زور شور ہے کہ لوگ مُردوں کی لاشوں کو چھوڑ چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ طاعونی بیمار دنکا ٹھیک شمار کرنا غیر ممکن ہے

ہفتہ مختتمہ ۱۵ اکتوبر کو صوبجات متحدہ کے تین اضلاع میں کچھ کچھ بارش ہوئی۔ بستی اور بنارس میں چاولوں کی فصل کے لئے پانی کی بہت ضرورت محسوس ہو رہی ہے ڈیرہ دون میں زیادہ بارش سے چاولوں کی فصلوں کو سخت نقصان پہونچا ہے باندا کی خشک سالی نے چاولوں کا اور کانپور میں کیڑوں نے جوار کا ناس کر دیا ہے۔

بنگال کی افیون سے اپریل سے آخر اکتوبر تک ۶ لاکھ ۸۰ ہزار ۸۰ روپے۔ اور بمبئی کی افیون سے آخر ستمبر تک ۵ لاکھ ۸۹ ہزار ۴ سو ۵۰ روپے وصول ہوئے۔

کراچی میں ہفتہ مختتمہ ۱۸ - اکتوبر میں ۳۰ شخص مبتلائے طاعون ہوئے اور ۲۹ مرے اور کل بواعث سے ایک سو گیارہ جانیں تلف ہوئیں۔

ایجنٹ صاحب گورنر جنرل متعینہ راجپوتانہ ۲۸ اکتوبر کو اجمیر سے روانہ ہوکر نصیر آباد دیولی اور بوندی ہوتے ہوئے ۲ نومبر کو کوٹا میں وارد ہو جائیں گے۔

رنگون کی گاڑی والوں نے جو لفٹنٹ گورنر برما کو میموریل بھیجا تھا۔ کہ میونسپل کمیٹی کے احکام میں تغیر و تبدل کیا جائے اس کو ہز آنر لفٹنٹ گورنر نے میونسپلٹی رنگون کی رپورٹ دیکھنے کے بعد نامنظور کر دیا ہے۔ گاڑی والوں نے ۱۹ اکتوبر کو بھی بادستور کام نہیں کیا۔ جس سے پبلک کو سخت تکلیف رہی۔

ڈیوک آف کناٹ اپنے ایک مہینہ کے دورہ ہندوستان میں آگرہ کی بھی سیر کریں گے

بنارس میں پھر طاعون نمودار ہوا ہے۔ محلہ بھیلوپور میں ۳۔ آدمی اس سے مر چکے ہیں اور کچھ بیمار بھی ہیں۔

گلستان میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کے لئے آبرسانی کا انتظام کرنے کے واسطے ڈپٹی کمشنر پشین نے ضلع مذکور میں کچھ زمین خرید کی ہے۔

چترال میں ۶ اکتوبر کو دن کے دو بجے سخت زلزلہ آیا [illegible]

[illegible]

کیونکہ بہت سے اشخاص نے۔ جو گرمیوں میں یہاں آتے ہیں جاڑوں بھر یہیں رہنے کا ارادہ کر لیا ہے۔

دہلی میں حضور وائسرائے ہند کا کیمپ بڑی سرگرمی سے تیار ہو رہا ہے۔ اس شاندار کیمپ میں اندازاً ۱۵ سو خیموں کی قطار کئی میل تک چلی جائیگی۔ اب تک جو حصہ تیار ہو چکا ہے اسمیں بڑی آرائش اور زیبائش سے کام لیا گیا ہے۔ تمام سامان آرائش ہندوستانی ساخت اور وضع کا ہے سب سے زیادہ خوشنما چیز اس کیمپ میں اُسکا گول کمرہ ہوگا جس کی لمبائی ایک سو دس فیٹ اور چوڑائی ۷۰ فیٹ ہوگی۔

اطلاع اور مشورہ:- آئندہ نمبر سے اسوہ حسنہ کا مضمون اُسوقت تک ملتوی رہیگا جبتک کہ ڈائری کی موجودہ کمی پوری ہو جائے اور بعض احباب نے مجھے یہ رائے دی ہے کہ چونکہ اخبار کا حجم اس امر کا متحمل نہیں ہے کہ ہر ہفتہ کی پوری روزانہ کارروائی کا خلاصہ کرکے ہر ہفتہ کے تازہ حالات ناظرین تک پہونچا دیا جایا کریں یعنے اسکے مقابلہ پر یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ ڈائری کا سلسلہ نہ ٹوٹے یہ اسی طرح لگاتار رہے اور ہر ہفتہ کی تازہ خبریں اور تجاویز وغیرہ آخری صفحہ پر درج کر دیا کروں تاکہ دونوں مطلب نکل آویں۔ ناظرین اپنی اپنی رائے سے اطلاع دیویں ۳ ہفتہ تک۔

مطبع الصدیق قادیان ضلع گورداسپور مین باہتمام فیض علی صابر مینیجر طبع ہوکر شائع ہوا۔